



سوال

(253) مرحوم کے ورثاء دو بیٹیاں، ایک بیوی، ایک بھائی، دو بہنیں اور ایک بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1)..... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غلام مصطفی فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے 2 بیٹیاں، ایک بیوی، ایک بھائی، دو بہنیں اور ایک بیٹی جو کہ مرحوم کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھی اور اس مرحومہ کا بیٹا۔

(2)..... مرحوم نے ایک مکان (جگہ) 447,446 مکمل کو تین حصے کر کے اپنی تین بیٹیوں کو بہرہ کر دی ان کو لکھ کر دے دی اور باقی وارثوں کو نہیں دی۔ اس پر قبضہ بھی بیٹیوں کا ہے۔

(3)..... مرحوم کی زندگی میں ہی جس بیٹی کا انتقال ہو چکا تھا جگہ میں اس کا حصہ بھی مقرر کیا گیا اس وقت اس بیٹی کا بیٹا موجود ہے کیا وہ وارث بنے گا؟ اور دیا ہوا تحفہ وارثوں سے واپس لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ مرحوم کی ملکیت میں سے کفن و دفن اور قرض کی ادائیگی اور مال کے تیسرے حصے میں سے وصیت پوری کرنے کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔
مرحوم غلام مصطفی ملکیت 1 روپیہ

وارث: دو بیٹیاں 10 آنے 8 پائی مشترکہ، بیوی 2 آنے، بھائی 1 آنہ 8 پائی، دو بہنیں 1 آنہ 8 پائی، نواسا محروم۔

(2) مرحوم نے جو تقسیم کی تھی وہ غلط ہے کیونکہ دوسرے حصے دار بھی موجود ہیں اور چونکہ بیوی وغیرہ کے حصص مقرر ہیں، اس لیے سب کو مقررہ حصے دیے جائیں گے۔

(3) جو بیٹی مرحوم کی زندگی میں فوت ہو گئی تھی اس کا حصہ نہیں ہے۔

(4) تحفہ یا بہرہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناجائز ہے۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم



کل ملکیت 100

دو بیٹیاں $16.66 = 3/2$

بیوی $12.5 = 8/1$

بھائی عصبہ 10.42

دو بہنیں عصبہ 10.45 فی کس 5.21

نواسا محروم

حدانا عہدی والندرا علم بالصواب

فتاویٰ راشدہ

صفحہ نمبر 662

محدث فتویٰ